شعبۂ فلسفہ اور شعبۂ نفسیات کے دو اساتذہ بھی مقالہ نگاروں میں شامل ھیں۔ یہ دونوں باتیں اس رسالے کے لیے فال نیک ھیں۔" (ص ۲۳۵)

توقع ھے کہ ان خصوصیات کو برقرار رکھنے کے لیے ھمیں اپنی جامعہ کے فضلاء و محققین کا بھرپور تعاون آئندہ بھی حاصل رھے گا۔

۳۔ بحر طویل ساعی شروانی:

ساعی تخلص کے ایک ایرانی الاصل شاعر کی "بحر طویل مشتملبر برحال پریشان ایرانیان در ھند" تحقیق شمارہ دوم (ص ۱۶۱ تا ۱۶۶) میں راقم کے مضمون "بیاض مقیم" میں بطور ضمیمہ پیش کی گئی تھی۔ اس میں ولایتی اردو کے کچھ نمونے بھی آتے ھیں جو "قدیم اردو کے چند نوادر" کے ذیل میں اس تبصرے شمارے میں شامل ھیں۔

حسن اتفاق ھے کہ ایک ایرانی مجلے "معارف" کے ایک حالیہ شمارے (دورۂ پنجم، شمارہ دوم - مرداد - آبان ۱۳۶۷) سے ساعی اور اس کی بحر طویل کے بارے میں مزید معلومات ھمدست ھوئی ھیں۔ اس میں محمد محیط طباطبائی کا ایک مضمون، بعنوان "بحر طویل ساعی شروانی" شامل ھے۔ اس مضمون میں محمد معصوم اصفہانی کی بیاض موسومہ "مجموعۂ معصومیہ" سے اس بحر طویل کا متن پیش کیا گیا ھے اور "ساعی شروانی پر ڈاکٹر میر حسین عابدی (امیر حسن عابدی) کے مقالے (مشمولہ مجلہ "نشر دانش" سال نہم، شمارۂ اول) سے کچھ معلومات اخذ کر کے پیش کی گئی ھیں جن کی بنیاد ساعی شروانی کے اس سفر نامے یا سیاحت نامے پر ھے جو ڈاکٹر عابدی کے کتاب خانے میں موجود ھے۔ آخر میں، صاحب مضمون،

محمد محیط طباطبائی نے بحر طویل کے حل طلب مقامات پر حواشی بھی درج کیے ہیں۔ ان میں پہلا حاشیہ خود بحر طویل (بحیثیت صنف سخن) سے متعلق ہے۔

ان تعارفی کلمات کے بعد، ذیل میں محمد محیط طباطبائی کے اس مقالے کے بعض اجزاء پیش کیے جاتے ہیں:

۱- در مجموعہ یا جنگی از آثار منظوم فارسی و عربی کہ مربوط بہ آثار سخنوران و نویسندگان صدۂ سیزدہم ہجری است و در ثلث سوم ہمان صدہ بہ خطوط عدہ ای ارباب قلم آن عصر برای یکی از رجال ایرانی ادب و سیاست مہاجر، موسوم بہ محمد معصوم اصفہانی در نقاط مختلف ہندوستان تنظیم و تدوین شدہ است و آن را بہ مناسبت اسم ہمان صاحب مجموعہ "معصومیہ" نامیدہ اند، بحر طویلی اثر طبع شاعری با تخلص ساعی شروانی دیدہ می شود کہ از شماخی شروان بہ اصفہان سفر نمودہ و سپس از آنجا بہ کابل و لاہور و دہلی در پی تحصیل مقام وکار منصب و مکنت رہسپار شدہ است، ولی بجای بر خورداری کامل از آنچہ آرزو داشتہ بہ وضعی نا مطلوب دچار شدہ است کہ اورا وادار ساختہ تا آنچہ از این بابت در دل داشتہ است بہ زبان شعر در این منظومۂ موسوم بہ "بحر طویل" بیان کند۔ ص (۸۹،۸۸)

۲- کوشش برای شناسایی ساعی در طول مدتی کہ نگارندہ بدین مجموعہ دسترسی داشت تاکنون بہ نتیجۂ مطلوب نرسیدہ و نشانی از آن در تذکرہ ہا و آثار مربوط بہ آن عصر بہ دست نیامد۔ تا آنکہ اخیراً بہ ترجمۂ مقالہ ای بہ قلم دکتر میر حسین عابدی از فضلای ہند و پاکستان برخوردم کہ در شمارۂ اول از سال نہم مجلۂ نیسر دانش در بارہ "ساعی شروانی" انتشار یافتہ بود و بر اساس نسخۂ